روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 28۔اکتوبر 2014ء 3 محرم 1436 ہجری 28۔اخاء 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 244

دو گروہ

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
میری امت کے دو گروہ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ایک گروہ وہ ہے جو ہندوستان سے جنگ کرے گا اور دوسرا گروہ عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہوگا۔
(سنن نسائی کتاب الجهاد باب غزوة الهند حديث نمبر 3124)
حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
ایک جماعت ہندوستان میں جہاد کرے گی جو امام مہدی کے ساتھ ہوگی جس کا نام احمد ہوگا۔
(النجم الثاقب جلد 2 ص134۔ لاہور۔1310ھ)

رفقاء حضرت مسیح موعود کی روایات میں سبق، نصائح، تاریخ اور سیرت مسیح موعود کے پہلو موجود ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود کی روایات کی روشنی میں سیرت حضرت مسیح موعود و مصلح موعود

حضرت مسیح موعود کی صداقت میں طاعون ظاہر ہوئی اور آپ درد والحاح سے مخلوق کی ہمدردی میں دعائیں کرتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24/اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا اور 206 ممالک کے کروڑوں افراد نے اس روحانی مائدہ سے بھرپور استفادہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا الفضل انٹرنیشنل میں حضرت مصلح موعود کے خطاب کا ایک حصہ پڑھا۔ جس میں حضرت مصلح موعود نے رفقاء حضرت مسیح موعود سے ان کے حالات وواقعات اور کلمات کو ضبط تحریر میں لانے کی ہدایت و راہنمائی فرمائی تھی۔اور فرمایا کہ ایک زمانہ میں اس کی بڑی قدر اور اہمیت ہوگی۔ان حالات وواقعات میں سبق، نصائح، تاریخ، سیرت مسیح موعود اور سیرت رفقاء کے پہلو شامل ہیں۔جو آئندہ زمانوں میں بہت سے مسائل کا جواب ہوں گے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض واقعات پیش فرمائے اور ان میں جو سبق اور علم ملتا ہے۔اس کو بھی بیان فرمایا۔ فرمایا میں بھی بعض اوقات ایسے واقعات اور روایات کو بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سب سے زیادہ لوگ خطبہ ہی سنتے ہیں اور کوشش ہوتی ہے کہ ایسی باتیں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مصلح موعود بچپن میں ایک جمعہ پر کسی کے کہنے پر بغیر جمعہ پڑھے واپس گھر آ گئے۔اس بات پر حضرت مسیح موعود کی باز پرس سخت لہجہ میں تھی۔اور اس میں یہ سبق حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنانا چاہئے اور وہ والدین اپنے بچوں کے سخت دشمن ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو نماز کا عادی نہیں بناتے۔حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی ذاتی زندگی کے بعض سبق آموز واقعات بیان فرمائے جو حضرت مصلح موعود نے خود اپنے خطابات میں بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً بچپن میں اپنی بیماری اور حضرت مسیح موعود کی شفقت و محبت، حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے بخاری اور قرآن پڑھنا اور حضرت مصلح موعود کی تعلیم وتربیت کے بعض واقعات بھی شامل تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے اس وقت کے حالات میں بیان فرمایا تھا کہ انبیاء لوگوں کی تربیت کرنے آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے نماز اور قرآن کی عظمت دل میں بٹھائی ہے۔قرآن کریم کی عظمت میں فرمایا ہے کہ قرآن پر اعتراض سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ جواب تلاش کرنا چاہئے کیونکہ قرآن ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ہماری حفاظت کا محتاج نہیں ہے۔خدا کی عظمت کے بارہ میں فرمایا کہ خدا کا خوف دل سے اتر جائے تو معصیت اور گناہ میں انسان بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے گناہ کا احساس ختم نہیں ہونے دینا چاہئے۔تا نیکیوں کی توفیق ملے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان روایات میں حضرت مسیح موعود کی مخلوق کے لئے ہمدردی اور شفقت کا بیان بھی ملتا ہے کہ جب خدائی وعدوں کے مطابق آپ کی تائید میں طاعون ظاہر ہوئی اور بے شمار اموات ہوئیں۔تو آپ نے بڑے الحاح اور درد سے لوگوں کے بچاؤ کے لئے دعائیں کیں اور یہ دعا کرتے تھے کہ اگر سب مر گئے تو میرے پر ایمان کون لائے گا۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ خدا کے نبی اپنی ذات کے لئے غیرت نہیں دکھاتے بلکہ خدا کی ذات کے لئے غیرت دکھاتے ہیں۔ خدا کی عزت واقبال کے لئے بولتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال سمندر کے قطروں کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کی ترقی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے اور جو اس صداقت کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کرتے بلکہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ایک رفیق پیرا صاحب کا واقعہ بیان فرمایا کہ انہوں نے ایک مخالف کو یہی جواب دیا کہ آپ روکتے رہتے ہیں مگر لوگ آپ کے پاس نہیں آتے مگر سینکڑوں افراد روزانہ حضرت مسیح موعود کو ملنے کے لئے قادیان جاتے ہیں۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی غیرت اور تعلق باللہ میں بڑھائے، صبر وحوصلہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، ہماری اناؤں پر عاجزی غالب آ جائے اور حضرت مسیح موعود ہم سے جو توقع اور خواہش رکھتے تھے ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے براہ راست خطبہ جمعہ کا وقت برطانیہ میں اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق آئندہ سے شام 6 بجے ہوگا۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور زیادہ سے زیادہ اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوں۔

خطبات باقاعدہ سنا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:
’’آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور (۔) واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی ......ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے۔‘‘ (خطبات طاہر جلد 10 ص470)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ یوکے کے دوران نازل ہونے والی برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائیدات کا ایمان افروز تذکرہ

جلسے کا ماحول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ماحول ہوتا ہے کہ ہر سعید فطرت پر یہ نیک اثر ڈالتا ہے

مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے جلسہ اور اس کے انتظامات کے متعلق نیک تاثرات کا روح پرور بیان

بعض انتظامی کمیوں کو دُور کرنے کے لئے اہم ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 ستمبر 2014ء بمطابق 5 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

الحمد للہ! گزشتہ ہفتے جلسہ سالانہ یوکے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے اپنی برکات سے ہمیں مستفیض کرتے ہوئے منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں نے اور دنیا میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے تمام تر برکات دیکھیں اور ان سے فائدہ اٹھایا۔ ہر ملنے والا اور بے شمار لکھنے والے یہی کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ نظام میں ہر معاملے میں بہت بہتری تھی۔ مقررین کی تقریریں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اعلیٰ رنگ میں تیار ہوئی ہوئیں تھیں۔ علمی اور روحانی تھیں۔

جلسے کے بعد کے خطبے میں مَیں جلسے کے دوران نازل ہونے والی برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائیدات کا ذکر کرتا ہوں۔ لوگوں کے تاثرات بھی بیان کرتا ہوں جو مہمان آئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بعض انتظامی باتیں جن میں کمیاں رہ گئی ہوں ان کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ تو بہرحال آج اسی حوالے سے کچھ کہوں گا۔

جلسے کا ماحول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ماحول ہوتا ہے کہ ہر سعید فطرت پر یہ نیک اثر ڈالتا ہے۔ بعض غیر از جماعت اور...... لوگ صرف اس لئے جلسے میں شامل ہوتے ہیں کہ دیکھیں ان سے تعلق رکھنے والے احمدی ان غیر از جماعت دوستوں کو جلسے کی برکات کے بارے میں جو بتاتے ہیں وہ کس حد تک صحیح ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے۔ اور جب یہ غیر دوست یہاں آ کر جلسے میں شامل ہوتے ہیں تو پھر اکثر یہی کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمیں جلسے کے بارے میں بتایا گیا اس سے بہت زیادہ ہم نے مشاہدہ کیا۔ اور بعض پر اس کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ بیعت کر لیتے ہیں۔ اس دفعہ بھی دو مہمانوں نے جو رشیا سے تھے جلسے کا ماحول دیکھ کر بیعت کی۔ اسی طرح گوئٹے مالا اور چلّی اور کوسٹاریکا کے امریکن ممالک کے بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے جلسے پر عالمی بیعت کے دوران تو بیعت نہیں کی لیکن انتہائی متأثر تھے۔ تمام جلسہ سنا پھر مجھ سے ملاقات کی اور کہنے لگے ہمیں افسوس ہے کہ ہم بیعت نہیں کر سکے۔ ہمارے دل بالکل اس طرف مائل ہیں۔ ہم نے حقیقت کو، سچائی کو پہچان لیا ہے، سمجھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھا ہے کہ کس طرح جماعت پر نازل ہوتے ہیں اور ہم بھی اب بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری بیعت لے لیں۔ چنانچہ کل ایسے چھ افراد، چار مرد اور دو خواتین نے ظہر کی نماز کے بعد بیعت کی۔

بعض لوگ جو شامل ہوتے ہیں ان کے تأثرات تو میں بیان کروں گا لیکن ان بیعت کرنے والوں کے تأثرات مَیں پہلے بیان کرتا ہوں جنہوں نے وہاں بیعت نہیں کی تھی لیکن کل کی۔ ان میں سے ایک دوست سمیع قادر صاحب ہیں جو گوئٹے مالا میں رہتے ہیں۔ اردن سے ان کا تعلق ہے۔ کاروبار کے سلسلے میں وہاں ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس جلسے میں باہمی اخوت و محبت کی وہ عملی صورت دیکھی جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے بہترین انتظامات، نظم و ضبط، احباب کا اخلاص و وفا اور باہمی ہمدردی اور اخوت کے جذبے نے بہت متأثر کیا۔ اور اس حدیث مبارکہ کی عملی تصویر دیکھی کہ مومنین کی باہم محبت و اخوت کی مثال اس جسم کی طرح ہے کہ جس کے ایک حصے کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اسے محسوس کرتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کارکنان جلسہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسی طرح کوسٹاریکا سے آنے والے وفد میں حیدر سَبِیْلِیَا صاحب شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے اعلیٰ انتظام نے بہت متأثر کیا۔ جماعت احمدیہ کے ہر ممبر کا اپنے ذمہ لگائی گئی ڈیوٹی کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے نے از حد متاثر کیا۔ مَیں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے مل کر، ان سے گفتگو کر کے اور ان کے ساتھ باہمی تبادلہ خیالات کر کے بہت خوش ہوا ہوں۔ جلسے میں شمولیت سے حقیقی (دین) کی طرف میری توجہ مزید بڑھی ہے اور اس حوالے سے اخلاص اور ایمان نے ترقی کی ہے۔ اور خلیفہ وقت کے خطابات، نصائح اور رہنمائی...... تمیز کے تمام (۔) کے لئے ہیں۔

پھر کوسٹاریکا سے ہی ایک خاتون ڈیانا نعیمہ (Diana Naima) صاحبہ کہتی ہیں۔ جلسے میں شمولیت ایک انوکھا تجربہ تھا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مختلف اقوام و نسل کے لوگوں کے باہمی پیار و محبت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ اس فضا نے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد کروا دیا۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ترقی کرے گی اور اس کے ذریعے (دین) کا محبت بھرا پیغام بھی پھیلتا چلا جائے گا۔ انہوں نے بھی کل بیعت کی ہے۔

اسی طرح کل بیعت کرنے والوں میں گوئٹے مالا، چلّی، کوسٹاریکا سے آنے والے جیسا کہ میں نے کہا چار مرد اور خواتین تھیں۔ ان سب نے (جلسہ کا) سارا نظارہ دیکھ کر، عالمی بیعت کا نظارہ دیکھ کر جب ان کو مکمل شرح صدر ہوا تو پھر انہوں نے بیعت کی۔

پس جماعت احمدیہ جو (دین) کا خوبصورت پیغام دیتی ہے اور بغیر دوسروں پر گند اچھالے، بغیر کسی پر تنقید کئے ایک وحدت پر جمع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور پھر اس کا پیار اور محبت کا جو نظارہ ہر آنے والے کو نظر آتا ہے۔ آپس میں سلوک کا، دوسروں سے سلوک کا جو نظارہ ہر آنے والا دیکھتا ہے۔ وہ ہر ایک کو مجبور کرتا ہے کہ حقیقی (دین) کے اس نمونے کو دیکھ کر اس کا حصہ بنیں۔ یا کم از کم یہ ضرور ہوتا ہے کہ (دین) پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا اثر یہاں آ کر ہمیں دیکھنے والوں پر سے زائل ہو جاتا ہے۔ یہ نظارے ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ ہمیں دکھاتا رہا، اب بھی دکھا رہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ نہ ہی (دینی) تعلیم کبھی پرانی ہوئی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات کا ہاتھ کبھی جماعت احمدیہ پر سے اٹھایا ہے۔

ایک دفعہ ایک خاندان نے پاکستان میں مجھے بتایا کہ ان کی ایک بزرگ خاتون تھیں جو جماعت کی مخالف تھیں لیکن خاندانی نظام وہاں کا ایسا ہوتا ہے کہ اکٹھے رہتے تھے۔ کبھی وہ جلسے پر نہیں آیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ مجبوری ہوئی، ان کو ساتھ ربوہ جانا پڑ گیا اور پھر بہانے سے ان کے رشتے دار اُن کو جلسے پر بھی لے گئے۔ سارا نظام بھی دکھایا۔ وہ یہ کہا کرتی تھیں کہ ربوہ والے جادو کر دیتے ہیں اس لئے وہاں نہیں جانا۔ بہرحال جلسے کا ماحول دیکھ کر، تقریریں سن کر، لنگر خانوں کا نظام دیکھ کر انہوں نے بیعت کر لی۔ یہ خلافت ثانیہ کا واقعہ ہے جو ایک خاندان نے مجھے بتایا تھا۔ پھر ہر خلافت کے دَور میں

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ہم نے یہی کچھ دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی کوئی جلسے پر آیا نیک اثر لے کر گیا یا نیک اثر نے اس کو گھائل کیا اور بیعت کر کے اس سلسلے میں شامل ہو گیا۔ پس یہ نشان ہے، حضرت مسیح موعود کی صداقت کی یہ دلیل ہے۔ یہ خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا نشان ہے۔ جو باتیں ہم دیکھتے ہیں یہ انسانی کوششوں سے تو پیدا نہیں ہو سکتیں۔

جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ جلسے کا ماحول ایک خاموش (دعوت الی اللہ) کر رہا ہوتا ہے اور اس میں شامل ہونے والا ہر احمدی اور ہر کارکن ایک خاموش (مربی) ہوتا ہے۔ تمام غیر مہمان یہ نظام دیکھ کر کہ خاموشی سے سب کام ایک دھارے میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی panic نہیں۔ کوئی افراتفری نہیں ہے۔ کہیں کوئی سختی یا سخت کلامی نظر نہیں آتی بلکہ مسکراتے چہرے نظر آتے ہیں۔ چھوٹے بچوں سے لے کر بوڑھے مرد عورتیں خدمت کے جذبات سے سرشار ہوتے ہیں۔ اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ چیزیں دیکھ کر غیروں پر جماعت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور جو احمدی پہلی بار جلسے میں شامل ہوئے ہوتے ہیں ان کے ایمان میں بھی یہ ماحول بے انتہا ترقی کا باعث بنتا ہے بلکہ ہمیشہ شامل ہونے والے بھی نئے سرے سے چارج ہوتے ہیں اور اپنے ایمان و ایقان میں ترقی اور اضافہ کر کے یہاں سے جاتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو نیک نیتی سے اور بعض عادتاً بھی یہ بات کرتے ہیں کہ انہوں نے نقائص تلاش کرنے ہوتے ہیں اور ایسے ناقدین کا بھی اس دفعہ عموماً یہ اظہار رہا ہے کہ کارکنان کی خوش مزاجی کا معیار پہلے سے بہتر تھا۔

جلسہ کے مہمانوں کے بھی تأثرات پیش کرتا ہوں۔ اس دفعہ کانگو کنشاسا سے سپیکر صوبائی اسمبلی باندوندو بونیفا این تَوَ ابَو شِیْوا (Boniface Ntwa Boshie Wa) صاحب پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے تینوں دن جلسہ کی مکمل کارروائی دیکھی۔ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر سنی۔ نمازوں کے دوران بھی جلسہ گاہ میں رہتے۔ عالمی بیعت بھی انہوں نے دیکھی۔ یہ کہتے ہیں یہاں ہر کوئی ایسے مل رہا ہے جیسے برسوں سے ایک دوسرے کو جانتا ہو۔ ہر کوئی سلام کر رہا ہے۔ یہی حقیقی محبت ہے۔ یہی حقیقی مذہب اور دین ہے۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے صوبائی سطح پر ایک پروگرام منعقد کرنا تھا جس میں پہلے دن ہی بدانتظامی کی وجہ سے 26 افراد کی موت ہو گئی۔ چنانچہ پروگرام کینسل کرنا پڑا۔ لیکن مَیں حیران ہوں کہ جلسے میں ہزاروں افراد کے مجمع میں کوئی چھوٹی سی بدنظمی نہیں ہوئی۔ کہیں دھکم پیل اور فساد نہیں ہوا۔ کسی کی موت ہونا تو دُور کی بات ہے کسی نے اونچی آواز سے بات تک نہیں کی۔ چھوٹے بچوں کو ڈیوٹی دیتا دیکھ کر بڑے جذباتی تھے۔ کہتے ہیں یہ ننھے بچے پانی یا کوئی اور کھانے کی چیز اس پیار اور محبت سے پیش کرتے ہیں کہ ضرورت نہ ہونے کے باوجود ان بچوں کو انکار کرنے کا دل نہیں کرتا۔ چھوٹی عمر کے بچوں کی عام طور پر یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ چیز خود لینا چاہتے ہیں لیکن جماعت نے ان بچوں کی ایسی تربیت کر دی ہے کہ اس عمر سے ان کو دوسروں کے لئے جذبات قربان کرنے کی عادت پڑ گئی ہے اور انتہائی چھوٹی عمر سے دوسروں کے آرام اور سکون کو اپنے آرام پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ یقیناً یہ بچے بڑے ہو کر دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہیں بنیں گے بلکہ دوسروں کی خدمت کرنے والے ہوں گے۔ اور جلسے کے بعد جب وہ اپنی ایمبیسی میں گئے ہیں تو وہاں انہوں نے اپنے ایمبیسیڈر کے سامنے اس طرح اظہار کیا کہ میں نے کئی ملکی اور غیر ملکی بڑی بڑی کانفرنسز میں شرکت کی ہے لیکن جو حسن انتظام یہاں جلسے میں نظر آیا وہ کہیں اور نہیں دیکھا۔

پھر بینن کے وزیر داخلہ فرانسس ہوسو (Francis Houessou) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں جلسے کے انتظامات کی تعریف کر سکوں۔ بہت عمدہ اور منظّم جلسہ تھا۔ میں نے جماعت کے لوگوں میں رضا کارانہ طور پر دوسروں کی خدمت کرنے کا غیر معمولی جذبہ دیکھا ہے۔ یہ جذبہ ہر احمدی کی روح کی غذا بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے بچوں بڑوں کو حتیٰ کہ بوڑھوں کو دیکھا کہ انہیں اپنے کھانے پینے کی فکر نہیں تھی۔ اگر فکر تھی تو بس ایک چیز کی کہ ہمارا جلسہ کامیاب ہو۔ اپنے مقاصد کے حصول میں اتنی محنت کرنے والے لوگ مَیں نے کبھی نہیں دیکھے۔ کہتے ہیں مَیں نے دنیا دیکھی ہے۔ امریکہ جیسے سپر پاور کے انتظامات بھی دیکھے ہیں مگر بڑی بڑی طاقتوں کو بھی اس طرح کے منظّم اور پُرامن انتظام کرتے نہیں دیکھا۔ یہاں تو بالکل چھوٹی عمر کے بچے بھی رضا کارانہ ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور جو ہدایات انہیں ملتی ہیں بڑے شوق سے ان کی پابندی کرتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں جماعت کی عالمی طاقت کا راز یہی ہے کہ جماعت کو ایک خلیفہ ملا ہوا ہے۔ مَیں برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے۔ آج زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو بھائی چارے کی تعلیم دیتی ہے، صبر کی تلقین کرتی ہے اور امن کے قیام کی علمبردار ہے۔

یوگنڈا کے ڈیفنس منسٹر ڈاکٹر کرسپس کیونگا (Dr. Crispus Kiyonga) نے جلسے میں شمولیت کی۔ کہتے ہیں جلسے کی کیفیت کا نظارہ بیان سے باہر ہے۔ باقاعدہ دو دن جلسے کی کارروائی دیکھی اور نمائش بھی دیکھی۔ ان کی مجھ سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ سب کچھ دیکھنے کے بعد یہ کہنے لگے کہ اتنا ڈسپلن تو آرمی پیدا کر سکتی ہے۔ اس پر اُن کو مَیں نے کہا تھا کہ آپ کی آرمی بھی نہیں پیدا کر سکتی۔ تو کہتے ہیں بڑی صحیح بات کہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس قسم کا ڈسپلن تو دنیا کی کوئی آرمی بھی نہیں پیدا کر سکتی۔

یونان سے آنے والوں مہمانوں میں انٹی گونی (Antigoni) اور پَانَا گی یُوتِس (Panagiotis)، بہرحال جو بھی ان کا نام ہے شامل تھے۔ اس میں پَانَا گی یُوتِس (Panagiotis) صاحب کو جماعتی لٹریچر کا گریک ترجمہ کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جلسے سے واپس جا کر انہوں نے ایک ای میل بھجوائی جس میں وہ کہتے ہیں کہ ہزاروں کی تعداد میں اس قدر پُرامن مجمع کو جو ایک دوسرے کو پیار اور محبت دینے کے لئے اور دعائیں کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے، دیکھنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو دوسروں کی مدد اور خدمت کے لئے یکجا ہوتے دیکھنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ دوسروں کو فقیر سمجھ کر مدد نہیں کرتی بلکہ ایسے پروجیکٹ کرتی ہے جس سے غریب لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ ایسی کمیونٹی جو دوسروں کی اتنی مدد بھی کر رہی ہو لیکن اس کے باوجود عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنے والی ہو کوئی عام بات نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے دوران کسی کو ہم نے کسی بھی چیز کی شکایت کرتے نہیں سنا اور نہ ہی ہم نے کوئی ایسا چہرہ دیکھا جس میں مسکراہٹ نہ ہو اور نہ ہی کسی کو اونچی آواز میں بات کرتے دیکھا۔ ہر ایک رضا کار پوری جان لگا رہا تھا اور سخت محنت کے باوجود ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔ یہ جامعہ میں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں کے کارکنوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ مہمان جامعہ کو اپنا گھر ہی سمجھیں۔

نائیجیریا سے آنے والے وفد میں ایک ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹر اسحاق صاحب تھے۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے تھے۔ ائیرپورٹ سے ریسیو کرنے سے لے کر جلسہ کے اختتام تک ہر پہلو سے تمام انتظامات بہترین تھے۔ جلسہ کی تقاریر بہت عمدہ تھیں۔ میں نے پہلی مرتبہ عالمی بیعت کا نظارہ دیکھا۔ بہت ہی جذباتی نظارہ تھا۔ اس نظارے نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔ جلسہ سالانہ کے اجلاسات میں جب خلیفۃ المسیح موجود ہوتے تھے تو یہ نظارہ بہت روح پرور اور جذباتی ہوتا یہاں تک کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے کہ کس طرح ہزاروں کی تعداد میں لوگ اپنے امام کے سامنے سرِ تسلیم خم کئے بیٹھے ہیں۔ ایسا نظارہ میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ جو پیار و محبت احباب جماعت نے اس جلسے کے دوران اور بعد میں دیا وہ مَیں واپس جا کر بتاؤں گا کہ تمام ...... کو اسی بہترین نمونے کو اپنانا چاہئے۔

نائیجیریا سے ایک اخبار نیشنل مرر کی اسسٹنٹ ایڈیٹر سکینہ لوّال صاحبہ آئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے پر آ کر احساس ہوا کہ جماعت کا ہر فرد ایک دوسرے سے پیار و محبت کا تعلق رکھتا ہے۔ ہر آدمی مسکرا کر ملتا اور ہر وقت ایک دوسرے کی مدد کے لئے تیار رہتا ہے۔ مجھے بطور جرنلسٹ کام کرتے ہوئے اٹھارہ سال ہو گئے۔ مَیں برملا اس بات کا اظہار کرتی ہوں اور یہ بات کہنے پر فخر محسوس کرتی ہوں کہ تمام (۔) تنظیموں میں سے جماعت احمدیہ ہی وہ واحد تنظیم ہے جو (دینی) حکموں پر عمل کرتی ہے اور دوسرے (۔) کے لئے ایک نمونہ ہے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات تمام پہلوؤں سے ہر لحاظ سے مکمل تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ ہر مرد و عورت بوڑھا بچہ بہت پیار اور دوستانہ طریقے سے ملتا تھا۔ کسی (۔) پروگرام میں ایسا نہیں دیکھا۔

پس یہ جو غیروں کے اثر ہیں یہ صرف سننے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ہمیں ہمیشہ اپنی حالتوں پہ یہ کیفیت طاری رکھنی چاہئے۔

پھر بیلجیئم کے ایک شہر کستارلی (Kasterlee) کے میئر جو فلیمش پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں، وہ آئے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جلسے میں شامل ہو کر مجھے (دین) کی اصل تعلیم کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔ نیز میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ لوگ کس طرح اس تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ لوگوں کے آپس میں پیار اور محبت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں نے جماعت کے لوگوں کو صرف لوکل سطح پر دیکھا تھا لیکن جلسہ میں شامل ہو کر عالمی سطح پر بھی جماعت کے لوگوں کو دیکھا ہے اور مشاہدہ کیا

ہے کہ جماعت جو کہتی ہے اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ جلسے کے اس قدر اعلیٰ انتظامات کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ مَیں یہاں سے اپنے ساتھ پیار اور محبت لے کر واپس جا رہا ہوں۔ آپ لوگوں نے مجھے حقیقی (دین) کی تعلیم بتائی ہے۔ میں ہیومینیٹی فرسٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے سٹالوں پر بھی گیا ہوں۔ وہاں جا کر مجھے پتا چلا کہ جماعت انسانیت کی کس قدر خدمت کر رہی ہے۔ میرے لئے یہ سب باتیں حیران کن تھیں۔ میرے دل میں جماعت کی قدر پہلے سے بڑھ گئی ہے۔

بیلجیئم کے شہر ٹرن ہاؤٹ کے وائس میئر اور کونسلر جلسہ میں شامل تھے۔ کہتے ہیں کہ (دین) کے متعلق جو کچھ ہم نے میڈیا میں دیکھا تھا جلسے میں آ کر بالکل اس کے برعکس دیکھا ہے۔ (دین) کا جو نقشہ آپ نے پیش کیا ہے وہی حقیقی (دین) ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ (دین) کی تعلیم بہت ہی پیاری ہے۔ کہتے ہیں آپ (دین) کی حقیقی تعلیم بیان کر کے تمام بنی نوع انسان کو جو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کرنا چاہتے ہیں وہ یقیناً ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ مَیں نے اپنے شہر میں دیکھا تھا کہ جماعت انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں رہتی ہے لیکن جلسے میں آ کر مجھے معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ تو پوری دنیا میں انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ میری نظر میں اس وقت دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو انسانیت کی اس حد تک خدمت کر رہا ہو اور دنیا میں پیار اور محبت اور امن کی تعلیم پھیلا رہا ہو۔ مَیں نے جلسے پر ڈیوٹیاں دینے والوں کو بھی دیکھا۔ مَیں اس بات سے بہت متاثر ہوا کہ ڈیوٹیاں دینے والے یہ لوگ مہمانوں کی خدمت کر کے اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے خیال آیا کہ اگر ہمارے ملک میں بھی لوگ اسی طرح اسی جذبے سے کام کرتے تو ہمارا ملک ان مالی مشکلات سے دوچار نہ ہوتا جن سے آج کل ہم گزر رہے ہیں۔

پھر بیلجیئم کے شہر ٹرن ہاؤٹ کے وائس میئر کی اہلیہ کہتی ہیں۔ مَیں عورتوں کے جلسے میں بھی گئی۔ وہاں مجھے جو پیار اور محبت ملا اس کی مثال میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔ جب خلیفۃ المسیح عورتوں کے جلسہ گاہ میں آئے تو ایک عجیب ماحول تھا۔ اتنی کثیر تعداد میں عورتیں وہاں موجود تھیں لیکن ہر طرف خاموشی تھی۔ پھر جب خلیفۃ المسیح نے خطاب فرمایا تو ہزاروں کی تعداد میں موجود عورتوں نے مکمل خاموشی کے ساتھ خطاب سنا۔ عورتوں کے بارے میں (دینی) تعلیم کے حوالے سے جو سوالات میرے ذہن میں تھے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ان سوالوں کے جوابات مل گئے۔ پھر کہتی ہیں کہ مَیں شروع میں جب عورتوں کے جلسہ گاہ میں گئی تھی تو میرے دل میں ایک خوف سا تھا لیکن جب خلیفۃ المسیح کا خطاب سننا شروع کیا تو میرا سارا خوف دُور ہو گیا۔

بیلجیئم سے ایک زیر (دعوت) دوست شوبام میمد (Chauboum Ahmad) صاحب تھے کہتے ہیں کہ ایک لمبے عرصے سے احمدیت کا تعارف تھا اور پہلی مرتبہ احمدیوں کے جلسے میں شرکت کی ہے۔ جلسے میں جو تین دن گزارے اور سب کچھ دیکھا مَیں برملا کہتا ہوں کہ احمدیت ہی (دین) کی صحیح تصویر ہے۔ میں نے یہاں پر لوگوں کو سجدے میں روتے دیکھا ہے۔ اس کا گہرا اثر ہے۔

مالٹا سے ایک سوشل ورکر کینتھ کریمونا (Kenneth Cremona) صاحب بھی آئے تھے جو معذور افراد کی دیکھ بھال کا کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جو بات سب سے زیادہ اچھی لگی وہ یہ تھی کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے اور پانی پلانے کا کام سرانجام دے رہے تھے۔ پھر کہنے لگے کہ مجھے یہ بات بڑی اچھی لگی کہ خلیفۃ المسیح نے جلسے سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ اطاعت کریں اور ہر حکم مانیں خواہ یہ حکم، یہ ہدایت کسی چھوٹے بچے کی طرف سے کیوں نہ ہو۔ کہنے لگے کہ مَیں نے جلسہ سے متعلق ہدایات پر مشتمل ایک کتابچہ دیکھا جس میں لکھا تھا کہ کھانا اتنا ہی لیں جتنی ضرورت ہے۔ زائد کھانا ڈال کر ضائع نہ کریں۔ یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی بات کا یہ جماعت خیال رکھتی ہے۔ اور یہ باتیں لوگ پھر نوٹ بھی کرتے ہیں۔

مالٹا سے ایک صحافی اِوَان بارتولو (Ivan Bartolo) صاحب آئے تھے۔ ٹی وی پر ایک پروگرام کی میزبانی بھی کرتے ہیں۔ تین سال سے جماعت سے ان کا تعلق ہے۔ انہوں نے میرا انٹرویو بھی لیا۔ خواہش تھی کہ انٹرویو لیں۔ کہتے ہیں کہ میرے لئے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ 125 سال میں جماعت نے اس قدر ترقی کی ہے کہ دنیا کے 206 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ یہ یقیناً الٰہی تائید و نصرت کے بغیر ممکن نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ جلسے پر ہر چیز منظم اور باقاعدہ ایک ترتیب کے مطابق تھی اور جہاں نظام اور ترتیب ہو وہاں خدا ہوتا ہے۔ یہ عیسائی ہیں اور عیسائیوں کے تأثرات ہیں۔ انہوں نے میرا انٹرویو لیا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ وہ اپنے ملک جا کے اپنے ٹی وی کے لئے جماعت کے بارے میں ایک گھنٹے کی ایک ڈاکومنٹری بھی بنائیں گے۔

اس کے علاوہ مالٹا سے مائیکل گریک (Michael Grech) صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ کالج میں فلاسفی پڑھاتے ہیں۔ اخبارات اور رسائل میں مضامین بھی لکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جلسہ سالانہ کی کارروائی اور تقاریر پر مشتمل ایک جامع تفصیلی مضمون لکھنا چاہتا ہوں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں اور اس جلسے میں بیان کئے گئے دینی و دنیوی فلاح و بہبود سے متعلق بیان فرمودہ زریں نصائح اور اصولوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

فرنچ گیانا سے بھی احمدی اور غیر احمدی مہمان جلسے میں آئے تھے۔ ان مہمانوں میں ایک غیر احمدی مہمان مسٹر تھیری ایٹی کوٹ (Mr. Thierry Atticot) تھے جو کہ تاریخ کے پروفیسر ہیں اور عقیدے کے لحاظ سے عیسائی ہیں۔ کہتے ہیں جب مجھے جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت ملی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ مجھے یہ لوگ کیوں دعوت دے رہے ہیں۔ بعض ویڈیوز بھی مجھے دکھائی گئیں۔ سمجھایا بھی گیا لیکن پھر بھی جلسے کی اہمیت کا اندازہ نہیں تھا۔ لیکن اب خود جلسے پر آ کر مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ اس جلسے کی جماعت میں کیا حیثیت ہے بلکہ پوری دنیا کے لئے یہ جلسہ کتنا اہم ہے۔ دنیا کو ایسے جلسوں کی ضرورت ہے جس میں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' نعرہ ہو۔ کہتے ہیں کہ جلسے کی کارروائی کے آغاز میں جو تلاوت قرآن کریم ہوتی تھی اس سے بھی میری روح کو ایک عجیب لطف پہنچتا تھا جسے مَیں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اب میں نے ان تلاوتوں کی آڈیو بھی لے لی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ میرے لئے سکون کا موجب ہو گی۔

پھر اس دفعہ یہاں سے بھی اور باہر کے ملکوں سے بھی مختلف پریس کے کافی جرنلسٹس بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک ہندو جرنلسٹ نے کہا کہ میری ماں نے مجھے منع کیا تھا کہ (۔) کے فنکشن پر نہ جاؤ۔ یہ بڑے خطرناک لوگ ہیں۔ تمہیں مار مُور دیں گے اور پتا بھی نہیں لگے گا کہ کہاں گئی ہو۔ خیر کہتی ہیں لیکن مَیں نے اپنی ماں کی بات نہیں مانی۔ مجھے یہاں جو تجربہ ہوا ہے اب مَیں اپنی ماں کو جا کر کہوں گی کہ احمدی ہم سے زیادہ پُرامن ہیں۔ اور ایسی ان کی باتیں خوبصورت ہیں اور تعلیم خوبصورت ہے کہ تمہیں بھی جا کے دیکھنی چاہئے۔ کہتی ہیں شکر ہے کہ میں اس جلسے سے محروم نہیں رہی۔

پھر Belize جس میں اس دفعہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں کی ایک جرنلسٹ مریم عبدل صاحبہ آئی ہوئی تھیں۔ یہ بلیز کے کریم (Krem) ٹی وی کی معروف اینکر بھی ہیں۔ موصوفہ نے جلسے میں شمولیت کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا تجربہ میری توقعات سے زیادہ خوشگوار رہا۔ ڈیوٹی پر موجود سارے لوگ بہت محبت اور احترام سے پیش آئے۔ پھر کہتی ہیں جماعت کے ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ میں نے اس ماٹو پر بہت غور کیا اور گزشتہ چند دنوں میں مجھے ہر طرف سے صرف اور صرف محبت ہی دیکھنے کو ملی۔ اس جماعت نے مجھے بہت کچھ دیا ہے۔ میں اس پر شکر گزار ہوں اور ہمیشہ اسے یاد رکھوں گی۔ اور کہتی ہیں کہ اس کے علاوہ مَیں تمام ڈیوٹیاں دینے والوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کٹر سنی خاندان میں پیدا ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں میرا باپ بڑا راسخ (۔) تھا جس کی وجہ سے مجھے ردّعمل ہوا اور میں نے بڑے ہو کر (۔) احکامات پر عمل کرنا چھوڑ دیا کیونکہ پردہ، سکارف اور بہت ساری ایسی باتیں جن کا غلط رنگ میں یا صحیح رنگ میں دوسرے (۔) میں رواج ہے۔ ان میں اتنی سختی تھی کہ میں (دین) کی تعلیم سے دور ہو گئی۔ بڑی ہوئی تو سکارف حجاب سب کچھ اتار کے پھینک دیا۔ لیکن کہتی ہیں خدا تعالیٰ پر مجھے بہرحال یقین ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ میں یہاں آ کر مجھے ایک انوکھا تجربہ ہوا ہے۔ یہاں میں نے کسی عورت کو پابند اور جکڑا ہوا نہیں دیکھا۔ ہر لڑکی، ہر عورت آزاد تھی۔ میں نے عورتوں اور بچیوں کو دیکھا۔ وہ آزادانہ طور پر پھر رہی تھیں۔ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ بازار میں جا رہی تھیں۔ ایک دوسرے کو محبت سے مل رہی تھیں۔ اس نے میرے اندر یہ سوچ پیدا کر دی ہے کہ اگر میں احمدی (۔) گھر میں پیدا ہوئی ہوتی تو میری روش باغیانہ نہ ہوتی۔ میں نے یہاں بہت سی دوست بنائی ہیں۔

پس احمدی خوش قسمت ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ان کو احمدی گھروں میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور کچھ کو احمدی ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور ان باتوں سے بچا کے رکھا جو باغیانہ روش پیدا کرتی ہیں۔ بعض احمدی بچیوں میں بھی ردّعمل ہوتا ہے، ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ غیر آ کر ہمارے سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے کسی بھی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ (دین) کی جو خوبصورت تعلیم ہے یہ ہر ایک کے لئے ایسی تعلیم ہے جس کا فطرت تقاضا کرتی ہے اور

اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک جرنلسٹ نے کہا کہ میں نے کبھی اپنے چرچ میں بھی اتنی عزت نہیں دیکھی جتنی میری یہاں ہوئی ہے۔ کہتی ہیں باقاعدہ چرچ جاتی ہوں اور بڑی مذہبی عورت ہوں۔ نہ میں نے کبھی شراب پی ہے، نہ سگریٹ نوشی کی ہے۔ یہ سب برائیاں ہیں ان کو میں برا سمجھتی ہوں۔ لیکن کہتی ہیں کہ جو بھی ہے یہاں میں نے اپنے آپ کو بہت خاص محسوس کیا۔

قزاقستان سے ایک غیر از جماعت دوست آرتی میف صاحب کہتے ہیں کہ میں دل کی گہرائیوں سے خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ کی انتظامیہ کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسے پر مدعو کیا اور کچھ کہنے کا موقع دیا۔ جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی سب سے پہلی دعوت مجھے پندرہ سال پہلے دی گئی تھی اور جماعت احمدیہ کے بارے میں میری تحقیق اس وقت سے جاری ہے جب سے قزاقستان میں احمدیت کی ابتدا ہوئی ہے۔ ایک مذہبی سکالر کی حیثیت سے جسے مختلف مذاہب پر تحقیق کرتے نصف صدی کا عرصہ گزر چکا ہو اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ میرا تجربہ ہے۔

پھر کہتے ہیں مجھے سب سے زیادہ پرکشش آپ کی جماعت کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' لگتا ہے۔ یہ نظریہ بیسویں صدی کے آخر میں رونما ہونے والا ایک انقلاب تھا اور مذہب (دین حق) کے ایک روشن اور تابندہ باب کا آغاز تھا جس کے بارے میں آج تک کبھی دوسری...... تحریکات نے توجہ نہیں کی۔ کہتے ہیں اس دور میں ہم سب دنیا میں ہونے والے پریشان کن واقعات و حالات کے گواہ ہیں۔ جہاں انتہا پسندی اپنے عروج پر اور مذہبی برداشت اور رواداری ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے وقت میں یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اپنے انسانیت دوست کاموں سے، اس دنیا کو دوبارہ اسی نور سے روشن کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو مذہب (دین حق) ابتدا ہی سے اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہتے ہیں آج جماعت احمدیہ عالم (دین) میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی اور سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ پھیلنے والی جماعت ہے اور یہ بات منطقی طور پر بھی اس لئے درست ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات اس وقت کروڑوں لوگوں کے دلوں کے قریب ہیں۔ یہ تعلیمات قزاق قوم کے دلوں کے بھی قریب ہیں اور زیادہ قابل فہم ہیں۔ اور یہی بات وہاں موجود...... کو بھی خوف میں مبتلا کئے ہوئے ہے جن کی پوری کوشش ہے کہ (دین) احمدیت کو نقصان پہنچائیں۔

وہاں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرغیزستان، قازقستان میں احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

سیرالیون سے آنے والے وفد میں ڈاکٹر عثمان فوفا صاحب جو انٹر ریلیجس کونسل سیرالیون کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ پھر ایک پروفیسر کریم صاحب یونیورسٹی میں سائنس کے شعبہ کے ہیڈ ہیں اور سیرالیون مسلم کانگرس کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ پھر ایمبو بنگورا صاحب جو ملک کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں رولنگ پارٹی کے چیئرمین ہیں شامل تھے۔ یہ جو بنگورا صاحب ہیں انہوں نے اللہ کے فضل سے بیعت بھی کر لی ہے۔ ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ جلسہ سالانہ کی کارروائی سیرالیون کے ٹی وی نے لائیو نشر کی ہے اور صدر مملکت سیرالیون نے بھی جلسہ کی کارروائی دیکھی۔ جب ٹومی کالون صاحب نے تقریر ختم کی تو صدر مملکت نے جلسہ گاہ میں اپنے وفد کے ممبران کو فون کر کے جلسے کی مبارکباد دی۔

اس سال ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو کے منسٹر آف لیگل افیئرز مسٹر پرکاش رامادار (Mr. Prakash Ramadhar) بھی شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ کمیونٹی کے ممبرز کا خلیفۃ المسیح کے لئے جو پیار تھا انسان اس کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جہاں تک جلسے کی بات ہے تو ہر چیز زبردست تھی۔ وہاں کام کرنے والوں کا اخلاص اور جذبہ اس حقیقت پر گواہ تھا کہ یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوئی جماعت نہیں ہے بلکہ اس جماعت کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ کہتے ہیں میں جلسے میں شامل ہو کر اندر سے ہل گیا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایمانداری، انکساری اور اخلاص کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

کروشیا سے نو افراد پر مشتمل وفد جلسے میں شامل ہوا۔ ان میں سے پانچ کیتھولک خواتین تھیں جن میں سے چار یونیورسٹی کی طالبات اور ایک خاتون میوزیم ڈیپارٹمنٹ کی ہیڈ ہیں۔ اس کے علاوہ چار مرد احباب تھے۔ جن میں ایک زاغرب میں مسلم عربک سینٹر کے ہیڈ تھے اور باقی تین کیتھولک تھے۔ عربک سینٹر کے ڈائریکٹر علی بیگووچ کہنے لگے کہ میں نے دنیا کے مختلف ممالک میں بے شمار ایونٹس (events) میں شمولیت کی ہے لیکن احمدیہ جماعت کے جلسے میں جس اخلاص اور محبت سے بچے خدمت بجا لا رہے تھے یہ منظر میں نے کبھی پہلے نہیں دیکھا۔ جامعہ کے جو کارکنان یعنی سٹوڈنٹ بچے، کارکن، والنٹیرز ہماری خدمت کر رہے تھے کہتے ہیں ان کے طریق خدمت نے سب کے دل موہ لئے۔

وفد کی ایک رکن ساندرا صاحبہ جو میوزیم ڈیپارٹمنٹ کی ہیڈ ہیں کہنے لگیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کارکنان کب آرام کرتے ہیں۔ جب دیکھو ڈیوٹی پر مستعد ہوتے ہیں۔ کہنے لگیں کہ ایسے فدائی رضاکار میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ پھر عالمی بیعت کی تقریبات خصوصاً سجدہ شکر اور لوگوں کا گریہ وزاری سے دعائیں مانگنا ہم سب کے لئے باعث حیرت تھا۔

پھر ایک رکن مایا صاحبہ جو زاغرب یونیورسٹی میں مذاہب عالم میں سٹڈی کر رہی ہیں اور انہوں نے مجھ سے کئی سوال جواب بھی کئے۔ وہ کہتی ہیں ان جوابوں سے میں بڑی مطمئن ہوئی ہوں۔ میری کافی تسلی ہوگئی ہے۔ کہنے لگے کہ دیگر (۔) اور دنیاوی رہنما بھی خلیفۃ المسیح سے رہنمائی لیں تو بہت سارے مسائل پُرامن طریقے پر حل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے سوال یہ کیا تھا کہ لوگ تہذیب یافتہ معاشرے میں تعلیم حاصل کرنے کے باوجود پھر تشدد کی طرف مائل کیوں ہیں، جہادی کیوں بن رہے ہیں؟ اس کا میں نے ان کو کافی تفصیل سے جواب دیا تھا۔ بہرحال ان کی کافی تسلی ہوئی۔

کروشیا سے انگلش اور فرنچ میں ماسٹرز کی طالبہ روبرٹا نے بھی مختلف مذاہب کے اکابرین اور امن کے حصول کے متعلق سوال کیا تھا۔ پھر کہتی ہیں جواب سے میری بڑی تسلی ہو گئی۔

ہیٹی سے گیری گیتو (Gary Guiteau) جو کہ ہیٹی میں منسٹری آف کلچر کے ڈائریکٹر ہیں، جلسے میں شامل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک ہیٹی سے پہلی بار کوئی بھی حکومتی نمائندہ جماعت احمدیہ کے اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہوا ہے۔ مجھے اس جلسے میں شرکت کر کے بیحد خوشی محسوس ہوئی ہے۔ آپ کا نظام دیکھ کر میں یہ برملا کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا کے لئے ایک مثالی جماعت ہے۔ جلسے میں تمام رضاکاروں کو ایک خاص جذبے کے ساتھ کام کرتے دیکھ کر بہت حیرانگی ہوتی ہے اور رشک آتا ہے۔ ان رضاکاروں میں سب شامل ہیں۔ چھوٹے بڑے مرد و زن سب شامل ہیں۔ بعد میں ان کو (بیت) کا وزٹ بھی کرایا گیا۔ (بیت) میں یہ گئے تو بڑے احترام سے اپنے رنگ میں دعائیں کرتے رہے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے وہاں لمبا سجدہ بھی کیا۔

پھر بعض نئے شامل ہونے والوں کے تاثرات پیش کرتا ہوں۔

میکسیکو سے ایک خاتون یانا لوپیز ریخون (Yanna Lopez Rejon) کہتی ہیں کہ مجھے اس جلسے نے بہت سی چیزیں سکھائی ہیں۔ مجھ پر نہ صرف اپنی زندگی کی حقیقت آشکار ہوئی ہے بلکہ (۔) دنیا کی موجودہ حالت کی وجوہات کا بھی علم ہوا ہے۔ مجھے قبل ازیں ایک کمیونٹی کا پتا چلا تھا کہ وہ بڑی متحد ہے اور اس کے مختلف ممالک میں سینٹرز ہیں لیکن اب جلسے میں شامل ہو کر مجھے اندازہ ہوا ہے کہ یقیناً وہ جماعت احمدیہ کی طرح متحد نہیں ہے اور نہ ہی وہ کمیونٹی جماعت احمدیہ کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ پہلے میں سمجھتی تھی کہ جس فرقے سے میرا تعلق ہے وہی ٹھیک ہے لیکن جلسہ سالانہ کی تقاریر کے ذریعہ مجھے پتا چلا کہ یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل ہوتا ہے۔ میں دعا کیا کرتی تھی کہ اے اللہ! مجھے بہترین لوگوں میں شامل کرا اور سچی خلافت کے ذریعے میری رہنمائی کر اور مجھے توفیق دے کہ میں اپنی استعدادیں (دعوت الی اللہ) کے لئے استعمال کر سکوں۔ اور ضرورتمندوں کے کام آ سکوں۔ اب میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے۔ اب مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پھر بیلیز سے ایک نو مبائع ایون ورنون (evan Vernon) جن کا (دینی) نام حمزہ رشید ہے کہتے ہیں کہ جلسے کے ان تین دنوں میں مجھے جماعت کی وسعت کے بارے میں پتا چلا۔ اس جلسے کی تنظیم اور ترتیب اپنے اندر ایک جادوئی کیفیت رکھتی ہے۔ میں نے اس جلسے پر اسّی (80) سے زیادہ ممالک سے آنے والے مختلف طبقات کے لوگوں کو دیکھا جن میں غریب بھی تھے اور امیر بھی۔ سیاستدان بھی تھے اور حکومتی حکام بھی۔ اس جلسے کی کامیابی کے لئے لاتعداد رضاکاروں نے کام کیا اور مہمان نوازی بہت اعلیٰ تھی۔

مارشل آئی لینڈ کی صدر لجنہ میری لینتھا جوانی (Mery Lintha Johnny) یہ بھی نئی احمدی ہیں۔ کہتی ہیں الحمدللہ جلسہ سالانہ میرے لئے ایک نعمت عظمیٰ تھا۔ جب سے میں یہاں آئی ہوں میں نے اپنے بھائی بہنوں میں پیار اور محبت اور ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس ہی دیکھا۔ ان سے بات کر کے احساس ہوتا تھا جیسے ہم پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ کہتی ہیں جماعت کے ماٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا اظہار ہوتا دیکھا تھا۔

پھر میری تقریروں کے بارے میں کہتی ہیں کہ ایک عجیب احساس ہوتا تھا اور اس دوران ہر لفظ پر

میرے آنسو بہہ پڑتے تھے۔ میں اپنے جذبات بیان نہیں کرسکتی۔ پھر عالمی بیعت کا نظارہ بھی بہت مسحور کن اور ایک اثر رکھنے والا تھا۔ کہتی ہیں بلا شبہ میں جلسے میں شامل ہونے کے بعد پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوئی ہوں۔

پھر ایک افریقن امریکن لجنہ نے اپنا خواب بھی مجھے بتایا۔ کہتی ہیں میں نے خواب دیکھا کہ ایک خوبصورت (بیت) میں نماز ادا کر رہی ہوں اور وہ (بیت) بہت وسیع اور کشادہ ہے اور وہاں بہت سے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتی بھی نہیں۔ ہر مرتبہ مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں اب کسی اور ملک میں ہوں۔ کہتی ہیں اب اس جلسے میں شامل ہوکر مجھے اپنی خواب کی تعبیر ملی۔ یہاں مختلف ممالک کے لوگ اکٹھے ہوکر بڑی تعداد میں نماز پڑھتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے کامل اطاعت کے ساتھ بہترین (مومن) بن کر زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

میکسیکو کے ایک نومبائع بشیر کویا سو صاحب کہتے ہیں کہ دنیا سے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد خلیفہ وقت کی محبت اور فدائیت کے جذبے سے معمور تھے جو بے مثال تھا۔ جلسے کے کارکنان مہمانوں کی خدمت رضا کارانہ طور پر انتہائی جذبہ فدائیت سے کر رہے تھے۔ جماعت احمدیہ دنیا میں ایک مثالی جماعت ہے جو حقیقی (دین) کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

میکسیکو کے نومبائع امام ابراہیم پچیو صاحب جو اپنے ستر مقتدیوں کے ساتھ احمدیت میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میرے دل نے محسوس کیا کہ جلسے کے ایام میں بے شمار افضال و برکات نازل ہو رہے ہیں اور خلافت کے سائے میں دنیا کے مختلف رنگ و نسل کی قومیں باہمی محبت و اخوت سے سرشار ہیں۔ کہتے ہیں، خلیفہ وقت کی تقاریر سے جہاں میرے علم میں اضافہ ہوا وہاں مجھے قلبی سکون بھی نصیب ہوا۔ جلسے میں شامل ہر فرد بزبانِ حال گواہی دے رہا تھا کہ (دین) محبت اور سلامتی کا مذہب ہے جس کی ہر قوم و ملک کو ضرورت ہے۔

پانامہ سے گریگوریو گونزالیز (Gregoria Gonzales) یہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے میں مختلف افراد کے اجتماع، تنظیم، محبت اور اخوت نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ہر فرد دوسرے سے دلی محبت کرتا ہے۔ یہ ایک مثالی اجتماع تھا جس نے ہماری روحانی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا اور ہماری ذمہ داری ہے کہ دوسروں کو بھی اس میں شامل کریں اور وہ بھی جماعت کا حصہ بن جائیں اور پانامہ کے افراد جماعت بھی اس سے بھر پور استفادہ کرنے والے بن جائیں۔

فرنچ گیانا سے ایک دوست مسٹر ڈیویو آبدو (Mr. Diavia Abdou) آئے تھے انہوں نے 2008ء میں بیعت کی تھی۔ جلسے میں پہلی دفعہ شامل ہوئے۔ کہتے ہیں مَیں پیدائشی مسلمان تھا۔ مَیں نے فرنچ گیانا میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ لیکن آج جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر مجھے محسوس ہوا ہے کہ اصل حقیقی (دین) کیا ہے۔ مجھے احمدیت کی حقیقت اور خلیفہ وقت کی اہمیت کا اب اندازہ ہوا ہے۔ کہتے ہیں، خلیفہ وقت نے زندگی گزارنے کی راہیں بتائیں اور ہر ایک شخص ان راہوں پر چل کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے۔

بیلجیئم سے ایک دوست عبدو فال (Abdou Fall) صاحب آئے تھے۔ یہ سینیگال کے ہیں۔ کہتے ہیں جب میں بیلجیئم میں احمدیوں کی (بیت) میں گیا تو وہاں بہت زیادہ پیار و محبت دیکھی۔ پھر یہاں بھی میں نے احمدیوں میں پیار اور محبت ہی دیکھا۔ اس پیار محبت اور بھائی چارے کے ماحول سے مَیں بہت متاثر ہوا۔ عالمی بیعت میں شامل ہوکر مَیں نے بیعت بھی کی۔ بیعت کے وقت جو میرے جذبات اور کیفیت تھی اس کا بیان ممکن نہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے جلسے کے موقع پر احمدیوں کو عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ واقعی احمدی حقیقی (مومن) ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ خلیفہ خدا کا مقرر کردہ ہے۔ اس جلسے میں شامل ہوکر اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کرکے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور محسوس کیا کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے۔

فلپائن کے ایک دوست یول اولایا (Yul Adelf Olaya) صاحب جو United Nations میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے پچھلے سال بیعت کی ہے۔ کہتے ہیں الحمد للہ جلسے میں شامل ہوکر مجھے جس چیز کی تلاش تھی وہ مل گئی۔ انشاء اللہ اب میں اپنی آئندہ زندگی بطور احمدی ہی گزاروں گا۔ جلسے کے دوران رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں نے جس جذبہ پیار اور محبت کے ساتھ کام کیا وہ قابل تحسین ہے۔ کہتے ہیں میں نے ان کو صبح سے لے کر رات تک کام کرتے دیکھا۔ پھر بچوں کو پانی پلاتے ہوئے دیکھا۔ عجیب نظارہ تھا۔ ان کے پیار اور محبت نے میرا دل موہ لیا۔ یہ بھی بڑے جذباتی تھے۔

پھر مالی سے ڈاکٹر کائیتا حمّا اللہ صاحب آئے تھے۔ انہوں نے جلسے پر بیعت کی۔ کہتے ہیں جلسے کے دوران میرے جو احساسات تھے وہ زندگی میں پہلی مرتبہ پیدا ہوئے تھے۔ پہلی مرتبہ یہاں آیا ہوں اور اب یہ ارادہ لے کر جا رہا ہوں کہ ہمیشہ آئندہ جلسوں میں آؤں گا۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر دشمن پوری کوشش بھی کر لے تو وہ اس جلسے کا عشر عشیر بھی انتظام نہیں کرسکتے۔ میرے خیال میں تو دنیا کی یونائیٹڈ نیشن جیسی بڑی طاقتیں بھی ایسا انتظام نہیں کرسکتیں۔ جماعت احمدیہ واقعی ایک حقیقت اور سچ ہے۔ اسی وجہ سے میں نے دلی گہرائیوں سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔

احمدی جہاں بعض جگہ پابندیوں میں گھرے ہوئے ہیں جیسا کہ مَیں نے قرغیزستان کا اور قزاقستان کا ذکر کیا۔ ان کے بھی عجیب جذبات ہوتے ہیں۔ قزاقستان سے ایک دوست عسکر عمر وو صاحب جلسے میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے بھی کئی دفعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کر چکا ہوں لیکن جامعہ میں رہائش کا پہلا تجربہ تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کا ایک ساتھ رہنا بہت ہی اچھا ہے کیونکہ اس سے ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کا موقع ملتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بڑی تعداد میں نمازی نماز ادا کرتے ہیں۔ رہائش کی جگہ میں نماز ادا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ میرے لئے یہ بہت اہم بات تھی کیونکہ اس وقت قزاقستان میں ہم زیادہ تعداد میں جمع ہوکر نمازیں ادا نہیں کرسکتے اور یہاں نمازیں ادا کر کے مجھے احساس ہوا کہ میں باجماعت نماز نہ پڑھنے سے کتنا محروم رہا ہوں۔

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مرکزی پریس کی ٹیم اور یوکے پریس کی ٹیم نے اچھا کام کیا ہے اور اس سال پہلی دفعہ جلسہ کی بہت بہتر انداز میں کوریج ہوئی ہے۔ پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے اور احمدیت اور حقیقی (دین) کا پیغام دنیا کو پہنچا ہے۔ مرکزی پریس ٹیم کے رابطے سے دوسرے ممالک سے بھی پریس اور میڈیا کے لوگ آئے۔ ان کے بھی اچھے تاثرات تھے جیسا کہ میں تأثرات میں ذکر کر چکا ہوں۔ پریس کے ذریعہ سے تقریباً تیرہ ملین افراد تک یوکے میں ہی پیغام پہنچا ہے اور بعض اور جو بھی آرٹیکل لکھ رہے ہیں، جو خبریں دے رہے ہیں ان کی اطلاع نہیں آئی۔ **اندازہ ہے کہ اس ذریعہ سے تقریباً بارہ تیرہ ملین تک باہر کی دنیا کو یہ پیغام پہنچا۔ (دین) کا تعارف پہنچا ہے اور تعلیم پہنچی ہے۔**

پریس کے ضمن میں یہ بھی کہوں گا کہ پریس میں مختلف مذاہب کے لوگ ہوتے ہیں۔ کوئی مذہب کو ماننے والے ہیں کوئی نہیں ماننے والے۔ کچھ خدا کو ماننے والے ہیں کچھ نہیں ماننے والے جو یہاں آتے ہیں تو اس ماحول کو دیکھ کر پھر متاثر ہوتے ہیں۔ ویسے بھی مختلف قسم کے لوگ آتے ہیں، شامل ہوتے ہیں ان کے اپنے لباس ہوتے ہیں ان کی اپنی روایات ہیں بعض حیادار لباس تو پہن لیتے ہیں لیکن عورتوں میں سکارف وغیرہ نہیں ہوتا۔ عورتیں عموماً جب ہمارے فنکشن میں آتی ہیں تو سکارف سر پر لے لیتی ہیں لیکن اگر نہ بھی لیں تو کوئی حرج نہیں۔ ہم ان کو پابند نہیں کرسکتے۔ لیکن ہمارے بعض مرد جو ہیں وہ زبردستی کرنے کے عادی ہیں۔ سختی پر اتر آتے ہیں۔ بی بی سی کی ایک نمائندہ آئی ہوئی تھیں۔ ان کا سر ننگا تھا۔ ایک مرد نے جا کے پیچھے سے ان کے سر پر سکارف رکھ دیا۔ وہ ہمارے احمدی کی واقف ہے۔ جماعت کو جانتی ہے۔ میرا انٹرویو لے چکی ہے اور وہاں بڑے حیادار لباس میں سکارف لے کر سر ڈھانک کے بیٹھی تھی لیکن اس وقت سکارف سر پہ نہیں تھا۔ بہرحال انہوں نے اس مرد کی اس حرکت کو دیکھ کے ہنس کے ٹال دیا لیکن اپنے احمدی دوست کو کہنے لگیں کہ اگر کوئی اور عورت ہوتی تو غصہ بھی کر سکتی تھی۔ غصہ کر سکتی تھی یا غلط تأثر لے سکتی تھی۔ پس مردوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو داروغہ نہیں مقرر کیا گیا۔ ان کو اپنی حدود میں رہنا چاہئے۔ ان کا کام نہیں ہے کہ غیر عورتوں کے سروں پر اوڑھنیاں ڈالتے پھریں۔ مردوں کو غضِ بصر کا حکم ہے۔ اپنا جو فرض ہے وہ پورا کریں۔ ...... یا اپنوں کو بھی زبردستی سر ڈھانکنے کا حکم کہیں نہیں ہے۔ ایسے ہی شدت پسند مرد ہیں، بعض ایک دو ہمارے میں ہوں گے جو پھر (دین) کو بھی بدنام کرتے ہیں اور دین کو بدنام کرتے ہیں۔ آپ لوگ یا ان جیسے جو لوگ ہیں ان میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ انہوں نے دنیا کی اصلاح کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

ایسے دو واقعات ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایک احمدی جس کے ساتھ ایک دوسری جرنلسٹ تھیں۔ اس احمدی کو ایک احمدی نے کہا کہ اس عورت کو کہو ہمارے ماحول میں سر ڈھانکنا ضروری ہے، اپنا سر ڈھانکے۔ **تو ایسے مردوں کو میں کہوں گا کہ آپ لوگ پہلے اپنے گھروں کو سنبھال لیں۔ یہی عمل ہیں جو پھر (دین) سے متنفر کرتے ہیں۔** دنیا کی اصلاح انشاء اللہ خود بخود ہو جائے گی۔ جیسا کہ میں نے (۔) جرنلسٹ کا یہ واقعہ سنایا ہے کہ بغیر حکمت کے شدت پسندی کے حکم کی وجہ سے، اس کے باپ کے رویے کی وجہ سے وہ (دین) سے متنفر ہوگئی، پرے ہٹ گئی اور باغیانہ رویہ اختیار کر لیا لیکن یہاں آکر جب

اس نے احمدی عورتوں کا رویہ اوران کی آزادی دیکھی تو اس کوخواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں احمدی گھر میں پیدا ہوئی ہوتی۔

پس یہ جو اصلاحیں ہیں، یہ عورت کی اصلاح عورت کے ذریعہ سے ہونی چاہئے اور خاص طور پر یورپ میں جہاں پہلے ہی یہ شور ہے کہ مرد سختی کرتے ہیں اور عورتوں کے ساتھ غیر ضروری ظالمانہ سلوک ہوتا ہے۔ مرد جب اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں تو ایسے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی ایسی بات ہوتو یہ عورتوں کا کام ہے کہ وہ پیار سے محبت سے سمجھا دیں کہ یہاں اس ماحول میں ایسا ہے اور لجنہ اپنا کام کرتی ہیں اور اگر کسی نے کچھ نہیں بھی اوڑھا ہوا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کے مطابق لباس بہرحال ان کے حیادار ہوتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے بھی جلسے کے پروگرام اپنوں اور غیروں تک پہنچانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اور اس سال اس کا بھی ہمیشہ کی طرح بہت بڑا کردار رہا ہے۔ جہاں اس کے ذریعہ سے جلسے کی کارروائی دیکھنے والے احمدیوں نے خوشی کا اور تشکر کا اظہار کیا ہے وہاں غیروں نے بھی اس بارے میں بڑے اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ غیر از جماعت عربوں نے بھی اس دفعہ بڑے اچھے تاثرات بھیجے ہیں بلکہ یہاں تک کہا ہے کہ حقیقی (دین) یہی ہے جس کی دنیا کو ضرورت ہے جو جماعت احمدیہ پھیلا رہی ہے اور بعضوں نے پھر یہ بھی کہا کہ یہی حقیقی خلافت کا نظام ہے جس کی آج (-) کو ضرورت ہے۔

پھر اس سال ایم ٹی اے کے جلسے کے جو پروگرام تھے وہ جلسے کے تین دنوں میں روزانہ کچھ گھنٹے کے لئے گھانا کے نیشنل ٹی وی، سیرالیون کے نیشنل ٹی وی اور نائیجیریا کے ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل نے بھی دکھائے۔ اس کا بھی ان علاقوں میں اور ملکوں پہ بہت اچھا اثر ہوا۔ اور بڑا اچھا فِیڈ بیک (feedback) ہے کہ یہ پروگرام دیکھ کے ہمیں جماعت احمدیہ کی اور (دین) کی حقیقت کا پتا لگا ہے۔ اس کے بعض تاثرات ہیں۔ گھانا سے جو ایک تاثر موصول ہوا ہے یہ ہے کہ کماسی گھانا سے ایک غیر احمدی دوست نے لکھا ہے کہ میں نے جماعت کے متعلق بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن جب میں نے گھانا ٹی وی پر آپ کے پروگرام دیکھے تو مجھے سخت حیرت ہوئی کہ ہمارا لوکل امام ہمیں جماعت کے متعلق جو باتیں بتاتا ہے وہ سب جھوٹ ہے اور میں نے پہلی مرتبہ کسی (-) جماعت کو اس طرح خوبصورت انداز میں (دین) کی حقیقی تعلیم اور شدت پسندی کی مذمت کرتے دیکھا ہے۔

پھر اسی طرح یہ رپورٹ لکھنے والے ایک احمدی دوست کہتے ہیں کہ مَیں گھانا ٹی وی پر اپنی غیر احمدی بہن کے ساتھ آپ کے پروگرام دیکھ رہا تھا اور جلسے کی کارروائی دیکھ کر اس غیر احمدی بہن نے احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ یہ کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ میں نے عالمی بیعت کی لائیو کوریج دیکھی۔ اور پھر لکھا ہے کہ مجھے اپنے احمدی ہونے پر بڑا فخر ہے۔ کہتے ہیں میں نے اپنے بعض عیسائی دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ پروگرام دیکھے ہیں اور وہ جماعت کی عظیم الشان ترقی دیکھ کر ششدر رہ گئے۔

گھانا کے ایک دوست کہتے ہیں کہ احمدیت صرف امن اور محبت کی تعلیم کا پیغام ہے۔ مجھے اس جماعت سے محبت ہوگئی ہے۔ عنقریب میں جماعت میں شامل ہو جاؤں گا۔

پھر جلسے کی کارروائی دیکھ کر ایک غیر احمدی صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے اس جماعت کی فلاسفی اور مقاصد کا پتا چلا ہے۔ میں بہت جلد احمدیہ جماعت میں شامل ہو جاؤں گا۔

پھر اسی طرح اور بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تأثرات بھیجے کہ یہ سارے پروگرام ہم نے دیکھے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ جلدی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔

پھر سیرالیون سے عیسائی دوست فرانس فوربی کہتے ہیں کہ آپ کے جلسہ کے پروگرام آج صبح میرے لئے بہت برکت کا باعث ہوئے۔ میں جلسے کی لائیو کوریج سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ شکریہ۔

پھر سیرالیون کے ایک احمدی دوست الحاج علی مامے سیسے صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ہمسایوں کو جلسہ کے پروگرام دکھانے کے لئے اپنے گھر مدعو کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ سیرالیون میں اکثر لوگ جلسے کی لائیو نشریات دیکھ رہے تھے۔ ابوبکر کونتے کہتے ہیں کہ کیا ہی عظیم الشان جلسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دے۔

فری ٹاؤن کے ایک غیر احمدی دوست کہتے ہیں کہ میں نے جلسے کی نشریات دیکھیں جو کہ بہت اچھی ہیں۔ پھر ایک دوست نے لکھا کہ میں نے اپنے غیر احمدی دوستوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی دیکھی اور وہ بڑے متاثر ہوئے۔

نائیجیریا کے ٹیلیویژن نے بھی اس دفعہ یہ پروگرام دکھایا اور اس ٹی وی کے دیکھنے والے جو ہیں ان کی بھی بہت بڑی viewership ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ملین کی تعداد میں لوگوں نے جلسہ کی تقاریر دیکھیں اور سنیں۔ یہ اس میڈیا کے علاوہ ہے جس کا پریس کے تعلق میں ذکر ہو چکا ہے۔ پھر اس سال ایم ٹی اے کی لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے بھی آخری دن جو انٹرنیٹ پر دیکھا جاتا ہے تین لاکھ تیس ہزار لوگوں نے جلسے کی کارروائی دیکھی۔ اور باقی دنوں میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت کئی ہزار کی تعداد زیادہ تھی۔ اور ایم ٹی اے پر جو دیکھتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہے۔

پس یہ تاثرات بھی آپ نے سنے۔ کوریج کا حال بھی سنا۔ لیکن ہمیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں ہمارے قدم آگے بڑھانے کے لئے مزید جوش پیدا کرنے والی ہونی چاہئیں نہ کہ اس بات پر خوش ہو کے ہم بیٹھ جائیں کہ بہت کچھ حاصل کرلیا۔ ترقی کرنے والی قومیں خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتی ہیں۔ ہمیں پتا ہے اور اس طرف نظر رکھنی چاہئے کہ ہماری بعض کمزوریاں بھی ہیں۔ بڑے پیمانے پر انتظامات میں کمزوریاں ہو جاتی ہیں اور رہ جاتی ہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں لیکن بہرحال ان کو دُور کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ ان سب کمزوریوں کو نوٹ کر کے انتظامیہ کو چاہئے کہ اگلے سال ان کا حل کریں، ان کا مداوا کریں اور یہ کمزوریاں صرف کارکنان کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ بعض ضدی شامل ہونے والے جو لوگ ہوتے ہیں اور ان کے رویے جو ہوتے ہیں وہ بھی بعض دفعہ ایسی صورتحال پیدا کر دیتے ہیں اس لئے ان کے لئے بھی انتظام ہونا چاہئے۔ ان کو بھی اصلاح کر کے آنا چاہئے۔

مثلاً عورتوں کی طرف سے ایک بات مجھے پہنچی کہ عورتوں کی مین مارکی میں ایک عورت بچے کو لے کے بیٹھی تھی تو کارکنہ نے اسے کہہ دیا کہ یہاں بچوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے تو اس نے کہا ٹھیک ہے۔ مجھے پتا نہیں تھا۔ چلی جاتی ہوں۔ بعد میں اسی کارکنہ کو پتا لگا کہ عورت جو بیٹھی ہوئی ہے یہ احمدی نہیں، غیر از جماعت ہے تو اس نے جا کے اس سے معذرت کی کہ آپ کا بچہ اگر شور نہیں کر رہا تو ٹھیک ہے آپ بیشک بیٹھی رہیں۔ لیکن ساتھ بیٹھی ہوئی ایک احمدی خاتون نے ان سے لڑنا شروع کر دیا کہ ہمیں تکلیف نہیں تو آپ کو کیا تکلیف ہے اور اس طرح کی باتیں کیں۔ اب شکر ہے کہ کارکنہ کو تو عقل آ گئی کہ اس نے زیادہ بات کو آگے نہیں بڑھایا اور چپ کر کے وہاں سے چلی گئی۔ لیکن پھر وہ خاتون پوچھنے لگی کہ کیا یہ حدیث ہے کہ ضرور یہاں نہیں بیٹھنا۔ اس قسم کی جو ضدی عورتیں ہیں، خاص طور پر عورتوں میں زیادہ ہوتی ہیں، بعض دفعہ مردوں میں بھی ایسے لوگ ہوتے ہیں، ان کو اپنے رویے بدلنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ جو اتنے اچھے اثرات لوگوں پر پڑ رہے ہیں جن کو لوگوں نے دیکھا وہ شاید نہ ہوتے۔ یہ تو شکر ہے کہ اس صورتحال میں کم از کم یہ لوگ وہاں موجود نہیں تھے جو یہ بات نوٹ کرتے۔ باقی جہاں تک رہا یہ سوال کہ حدیث ہے؟ یہ حدیث بھی ہے اور قرآن بھی ہے کہ جو ہدایت دی جائے چاہے وہ کسی کی طرف سے ہو، اطاعت کرو۔ اطاعتِ امیر کا حکم ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منقّہ کے سر جتنا بھی تمہارا امیر مقرر کیا جائے تو اس کی بھی اطاعت کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب امامة العبد والمولیٰ حدیث نمبر 693)

پس ذرا ذرا سی باتوں پہ اس قسم کے باغیانہ رویے نہ دکھایا کریں کہ حدیث ہے یا حدیث نہیں۔ حدیث یہی ہے کہ اطاعت کرو۔ اور اس کی پابندی ہر ایک کے لئے ضروری ہے جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔ لیکن ان کارکنات کے لئے اور کارکنوں کے لئے بھی **یہ ہدایت آئندہ سے نوٹ کرلیں کہ اگر کوئی ایسا رویہ دکھاتا ہے تو اپنے بالا افسر جو ہیں ان کو بتائیں اور وہ اس کا جو بھی AIMS Card ہے اس کو کینسل کر دیں اور پھر اس کو جلسے میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جماعت احمدیہ کو ایسے باغیانہ رویے رکھنے والوں کی ضرورت نہیں ہے۔**

باقی انتظامی لحاظ سے عورتوں کی طرف سے بھی یہ شکایت تھی کہ ٹوائلٹس میں صفائی وغیرہ کا بعض دفعہ انتظام نہیں تھا۔ جو دوسرے انتظامات تھے ان کے متعلق تو مَیں انتظامیہ کو بتا دوں گا۔ کھانے اور روٹی کے معیار کی اس دفعہ عموماً اچھی تعریف کی گئی ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ مزید بہتر بنانے کی توفیق دے۔ پھر یہ بھی شکایت ہے کہ بعض دفعہ اگر کوئی بوڑھا یا کوئی مریض اگر کھانے پر لیٹ ہوگیا تو عورتوں کی طرف سے یہ شکایت آئی تھی کہ اس کو کھانا دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ **چاہے کوئی بھی آئے، کسی وقت آئے، خاص طور پر مریض، بچے اور بوڑھے اگر کھانے کے لئے آئیں اور کھانا موجود ہو تو ان کو کھانا دینا چاہئے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے انتظام ہونا چاہئے کہ کسی وقت بھی آ جائیں تو کھانا دے دیا جائے۔** آرام سے بٹھا دیا جائے اور یہ بتا دیا جائے کہ آپ کو مریض ہونے یا بچے کی وجہ سے کھانا مل رہا ہے اور آئندہ جو بھی وقت ہو یہ بھی واضح کر کے بتا دیا جائے کہ اگر کسی وجہ سے آج لیٹ ہو گئے ہیں تو کل کھانے کے یہ یہ وقت ہیں اس پر آئیں۔ لیکن رویہ ہمدردانہ اور پیار والا ہونا چاہئے۔

اسی طرح اس دفعہ ٹینٹس میں بڑے پیمانے پر واش روم ٹوائلٹس وغیرہ بنانے کا جو تجربہ انہوں نے کیا تھا اس کی بھی اچھی تعریف کی گئی ہے۔ رشین مہمانوں کی طرف سے ایک شکایت آئی تھی کہ جامعہ میں انتظام اچھا تھا لیکن ٹرانسپورٹ کا انتظام ناکافی تھا جس کی وجہ سے جلسے پر آتے ہوئے دیر ہو جاتی تھی اور ان کی ایک آدھ تقریر یا اس کا کچھ حصہ miss ہو جاتا تھا۔ اسی طرح واپسی پر بھی لیٹ جاتے تھے جس کی وجہ سے تہجد ضائع ہوتی تھی۔ تو اس لحاظ سے ٹرانسپورٹ کے نظام کو اگلے سال مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کو اپنی سرخ کتاب (Red Book) میں درج کریں۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر جلسہ اچھا گزر گیا۔ مہمانوں نے اچھا اثر لیا۔ جیسا کہ میں نے کہا مقررین کی تقریریں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان نیک اثرات کو ہمیشہ قائم رکھے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اور جس طرح مہمانوں نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا ہے، مَیں بھی تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کی یہ خدمت قبول فرمائے۔ ان کو پہلے سے بڑھ کر آئندہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور صرف ظاہری خدمت نہ ہو بلکہ (دین) کی تعلیم کی حقیقی روح بھی ان میں پیدا کرے اور سب کو، شامل ہونے والوں کو بھی اور ان خدمت کرنے والوں کو بھی حقیقی اور سچا احمدی بنائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔اکتوبر

طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:19
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:25

عطیہ خون خدمت خلق ہے

تحریک عطیہ چشم میں حصہ لیں

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28۔اکتوبر 2014ء

6:15 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یو ایس اے سے خطاب
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:40 am	گلشن وقف نو
1:30 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔اکتوبر 2014ء
11:20 pm	گلشن وقف نو

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

قابل علاج امراض
ہیپا ٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ فون: 047-6211510 0344-7801578

ربوہ کے مین بازار میں کپڑے کا چلتا ہوا کاروبار
برائے فروخت
رابطہ: 0300-7716468

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER Exchange Co."B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™ English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern®
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔ عمدہ ماحول
فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ چپل کباب، شامی کباب مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ "فاران سپیشل" میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپر چلی شامل ہیں۔
مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔
فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دارالرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science | Engineering | Management
Medicine | Economics | Humanities
Get 18 Months Job Search Visa After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax:+4979405035031, Mob:+4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com